OPEN ACCESS
AL-AMIN
ISSN(Print): 2790-6507, (Online): 2790-6515
https://alamin.tuf.edu.pk/

# متکلمین اشاعرہ اور ماتریدیہ کی تصنیفی خدمات کا جائزہ

# An overview of the writings of the Ash'arite and Maturidi theologians

**Dr Farhan Akhtar**
Assistant Professor in Islamic Studies department
Dar-ul-Madina International University, Islamabad.
HOD R&D Department Kanz-ul-Madari Board Pakistan
Email: farhan35859@gmail.com

**Dr Muhammad Khalid Raza**
PhD Islamic Studies
Department of Arabic & Islamic Studies
The University of Faisalabad

## ABSTRACT

There are two types of religious sciences, one is related to action, which is called the science of jurisprudence and the science of branches, and the other is related to belief, which is called the science of theology and the science of principles. The science of theology is also called the science of belief and the science of monotheism and attributes. In the science of jurisprudence, acts of worship, transactions, disputes and crimes, etc., all matters related to action come under the science of faith and belief, and in the science of beliefs and the science of theology, those matters that are related to faith and belief are discussed, such as the existence of Allah Almighty, His oneness and other attributes, the existence of angels, revelation, prophethood, destiny, gathering and spreading, heaven and hell, etc.

During the era of the Prophet and the era of the Companions, the science of theology was not codified as an art, because due to the blessings of the company of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), the Companions were firm in their beliefs, and there were few differences in religion, which made it necessary to explain the beliefs with the details that are required in codification. But after the era of the Companions, when differences arose in the principles of religion, and separate sects began to emerge, there was a need to organize and compile the principles of religion, so that the details of negation and affirmation of religion could be established on a solid foundation, and detailed answers could be given to the doubts raised regarding religious matters. The science of theology and the science of faith, which deals with detailed arguments, are called the science of theology and the science of faith. The reason for giving it the name science of theology is either that the most important and controversial discussion of this art is related to the attribute of speech of Allah Almighty, or that after acquiring this art, one gains the power to research the Sharia and to speak on the refutations of the deniers.

**KEYWORDS:** Religious sciences, jurisprudence, belief, refutations, principles.

## تمہید:

دینی علوم کی دو قسمیں ہیں، ایک کا تعلق عمل سے ہے جس کو علم فقہ وعلم الفروع کہا جاتا ہے، دوسرے کا تعلق عقیدہ سے ہے جس کو علم کلام اور علم الاصول کہا جاتا ہے۔ علم کلام کو ہی علم العقیدہ اور علم التوحید والصفات بھی کہا جاتا ہے۔ علم فقہ میں عبادات، معاملات ، خصومات اور جنایات وغیرہ وہ سارے امور آتے ہیں جو عمل سے متعلق ہوتے ہیں، اور علم العقائد والکلام میں ان امور سے بحث کی جاتی ہے جن کا تعلق ایمان اور عقیدہ سے ہے، مثلا اللہ تعالی کا وجود، اس کی وحدانیت اور دیگر صفات، فرشتوں کا وجود، وحی ، رسالت، تقدیر، حشرونشر، جنت و جہنم وغیرہ۔

## علم کلام کی تدوین اور تاریخ:

عہد رسالت اور عہد صحابہ میں علم کلام ایک فن کی حیثیت سے مدون نہ تھا، کیوں کہ حضور اقدس ﷺ کی صحبت کی برکت سے صحابہ کرام عقائد میں راسخ تھے، اور دین میں اختلافات بھی کم تھے، جس کے سبب ضرورت تھی کہ عقائد کو ان تفصیلات کے ساتھ بیان کیا جائے جس کا تقاضا تدوین میں ہوتا ہے ۔ لیکن عہد صحابہ کے بعد جب اصول دین میں اختلافات پیدا ہوئے، اور الگ الگ فرقے وجود میں آنے لگے تو اصول دین کی ترتیب و تدوین کی ضرورت پڑی، تا کہ نفی و اثبات دین کی تفصیلات کو مضبوط بنیادوں پر استوار کیا جائے، اور امور دین کے متعلق جو شبہات وارد کیے جاتے ہیں ان کے تفصیلی جوابات دیئے جائیں۔ انھیں دینی عقائد کو تفصیلی دلائل کے ساتھ جانے کا نام علم کلام اور علم العقیدة ہے۔ اسے علم کلام نام دینے کا سبب یا تو یہ ہے کہ اس فن کی سب سے اہم اور نزاعی بحث اللہ تعالی کی صفت کلام سے متعلق ہے، یا یہ کہ اس فن کو حاصل کر لینے کے بعد شرعیات کی تحقیق اور منکرین کے ردوانکار پر کلام کرنے کی قدرت حاصل ہو جاتی ہے۔

اسلام میں معتزلہ وہ پہلا گروہ تھا جس نے عقائد کے باب میں ظاہر سنت رسول ﷺ اور صحابہ کے مذہب کے خلاف عقلی بنیادوں پر اصول و قواعد کی بناڈالی۔

اس کا قصہ یہ ہوا کہ معتزلہ کے سردار واصل بن عطانے حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ کی مجلس سے یہ کہتے ہوئے علیحدگی اختیار کر لی کہ جو گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرے وہ مومن ہے نہ کافر، یعنی ایمان وکفر کے درمیان ایک منزل کا قائل ہوا، یہ دین میں نئی بات تھی، حضرت حسن بصری نے فرمایا:

" لقد إعتزل عنا۔"

یہ ہم سے الگ ہو گیا۔

اس طرح اس کے گروہ کا نام معتزلہ (الگ ہونے والا) پڑا لیکن معتزلہ خود کو " اصحاب العدل والتوحید " کہتے ہیں ۔

آغاز میں اس فن کی کمان معتزلہ کے ہاتھ میں تھی ، انھوں نے اسلام مخالف جماعتوں کو جو اسلامی معتقدات پر عقلی اعتراضات کرتے تھے عقلیات ہی سے جوابات دیئے، چنانچہ اسلامی اصول و احکام میں معتزلہ کی ابحاث کچھ لوگوں میں مقبول ہونے لگیں، یہاں تک کہ صحابی رسول حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ کی نسل سے حضرت امام ابوالحسن اشعری رضی اللہ تعالی عنہ منظر عام پر آئے جو اس وقت تک معتزلہ کے گروہ میں شامل تھے، ایک بار انھوں نے اپنے استاد ابو علی جبائی سے کہا: تین بھائیوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جن میں ایک نافرمان ہو کر مرا، دوسرا نیکوکار ہو کر اور تیسرا بچپن ہی میں فوت ہو گیا۔ بولا: پہلا جہنم میں جائے گا، دوسرا جنت میں ، اور تیسرے کو نہ ثواب ہو گا

نہ عذاب ۔ اس پر امام اشعری نے کہا: اگر تیسرا شخص رب سے عرض کرے:اے میرے پروردگار! مجھے صغر سنی میں کیوں وفات دی؟ مجھے بڑا ہونے کیوں نہ دیا کہ تجھ پر ایمان لاتا اور تیری اطاعت کر کے جنت میں داخل ہوتا؟ تورب کیا کہے گا؟ بولا: رب کا ارشاد ہو گا: مجھے تیرے بارے میں معلوم تھا کہ تو بڑا ہو کر نا فرمانی کرتا اور جہنم میں جاتا، تو تیرے لیے بہتر تھا کہ تو صغرسنی میں وفات پا جائے۔ امام اشعری نے کہا: اگر دوسرا بولے: اے میرے پروردگار! مجھے چھوٹی عمر میں وفات کیوں نہ دی ؟ تا کہ میں تیری نافرمانی نہ کرتا اور جہنم میں نہ جاتا تو رب کیا ارشاد فرمائے گا؟ اس پر جبائی لا جواب ہوگیا۔لہٰذا امام ابوالحسن اشعری نے اس کا مذہب ترک کر دیا، پھر معتزلہ کا رد اور سنت کی حمایت شروع کردی۔ چنانچہ مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت آپ ہی کی راہ پر چل پڑی جو بعد کو « اہل سنت و جماعت « مشہور ہوئے۔(۱)

## متکلمین اہل سنت کی دو جماعتیں متقدمین ومتاخرین :

اہل سنت و جماعت کے ذریعے جو علم کلام مدون ہوا اس کو دونہج پر تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(۱) متقدمین کا علم کلام۔ (۲) متاخرین کا علم کلام ۔

متقدمین کا علم کلام دلائل قطعیہ پر مبنی تھا جس کی اکثر ابحاث دلائل سمعیہ یعنی قرآن و حدیث سے مؤید تھیں، یعنی اس میں فلسفہ کا اختلاط نہ تھا، یہی وجہ ہے کہ ان کا زیادہ تر اختلاف اسلامی فرقوں خصوصا معتزلہ سے تھا۔

پھر یونانی فلسفہ کا عربی میں ترجمہ ہوا اور مسلمانوں نے بھی اس میں دلچسپی لی، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ علم کلام کے ساتھ فلسفہ کا خلط ملط شروع ہوگیا علم کلام کے ساتھ فلسفہ کا اختلاط اس لیے ہواکے علم کلام کے مباحث کو فلسفہ کے اصول و مباحث پر بھی ثابت کیا جائے اور ساتھ ہی فلسفہ کے فاسد نظریات کا ردوابطال کیا جائے۔ چنانچہ علم کلام میں طبعیات و الٰہیات وریاضیات شامل کرلی گئیں، یہ متاخرین کا علم کلام ہے۔

متاخرین کے علم کلام میں فلسفہ کے اثر ورسوخ اور اس کی بحثوں کا فلسفیانہ رنگ و آہنگ ہی وہ سبب ہے کہ بہت اکابر علمائے امت نے علم کلام سے منع کیا، اور اس سے تعلیم یا تعلم کسی طرح کا شغل رکھنے والوں کی مذمت کی ہے۔ یہ ممانعت دراصل ان لوگوں کو ہے جو اس کے اہل نہیں، کیوں کہ علم کلام کی بحثوں میں اگر خطا ہو جائے تو دین و ایمان کو خطرہ لاحق ہوجاتا ہے، نیز یہ مذمت ان متعصبین کی ہے جو لوگوں کے عقائد میں خلل ڈالنے کے مقصد سے علم کلام سے بحث کرتے ہیں۔(۲)

## اہلسنت کے دو گروہ اشعری اور ماتریدی:

بعد میں اہل سنت و جماعت کاعلم کلام بھی دو گروہ میں تقسیم ہوگیا۔ ایک کے سر خیل حضرت امام ابوالحسن اشعری قرار پائے جن کے متبعین کو» اشاعرہ» کہا جاتاہے، اور دوسرے کے قائد حضرت امام ابو منصور ماتریدی ہوئے جن کے متبعین کو ماتریدیہ کہا جا تا ہے۔

ان دونوں کا اختلاف کافی حد تک لفظی یعنی تعبیر وتوجیہ کا ہے، ورنہ یہ دونوں اہل سنت و جماعت ہی کے مذہب ہیں، اور دونوں اہل حق ہیں ۔

ان کے سوا متعدد گروہ پیدا ہوئے جو جادہ حق سے ہٹ جانے کے سبب گمراہ اور باطل قرار پائے، جن میں معتزلہ، کرامیہ، جبریہ، قدریہ، مشبہ، خوارج اور روافض مشہور فرق ہوئے۔

علم کلام کے حوالے سے اشاعرہ اور ماتریدیہ کی تصنیفی خدمات گراں قدر ہیں جو کہ تعلیم و تعلم کے ساتھ شغف رکھنے والوں کے لئے نہایت قیمتی اثاثہ ہیں،جن میں سے چند ایک کاتذکرہ درج ذیل ہے۔(۳)

## کتب اشاعرہ:

### مقالات الاسلامیین و اختلاف المصلین :

یہ کتاب امام اہل سنت امام ابوالحسن علی بن اسماعیل اشعری کی تصنیف ہے۔ اس میں آپ نے صدر اسلام سے اپنے عہد تک مسلمانوں کے مابین رونما ہونے والے اختلافات اور ان کی بنا پر پیدا ہونے والے مختلف نظریات اور مذاہب کا ذکر کیا ہے۔ آغاز **امہات الفرق** سے کیا ہے جو دس ہیں، پھر ان دسوں فرقوں کے ذیلی فرقے کا تفصیلی ذکر کیا، اور ان کے اقوال و نظریات بھی پیش کیے، مجموعی اقوال و نظریات کی تعداد (۳۰۲) ہے۔ یہ کتاب چونکہ امام الاشاعرہ حضرت امام ابوالحسن اشعری رضی اللہ تعالی عنہ کی طرف منسوب ہے اس لیے اقوال و مذاہب کے تعلق سے یہ بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔ (۴)

### الاقتصاد فی الاعتقاد:

یہ امام غزالی شافعی اشعری غزالی کی کتاب ہے جو چار تمہید اور چار مقاصد پر مشتمل ہے، جن کے ضمن میں وجود باری تعالی سے لے کر امامت تک کا مفصل بیان ہے۔ اس کے آخر میں تکفیر کے اصول بیان کیے گئے ہیں ۔ اس کتاب کے آغاز میں امام غزالی فرماتے ہیں کہ اعتقاد میں افراط و تفریط کی بجائے اعتدال و میانہ روی ہونا چاہیے نہ کہ وہ جو حشویہ کا طریق کار ہے کہ اندھی تقلید کرنا اور ظواہر کو ہر حال میں ظاہر پر محمول کرنا، اور نہ وہ جو فلاسفر اور معتزلہ کا طریق کار ہے کہ ہر بات میں عقل کا گھوڑا دوڑانا۔ بلکہ جادہ حق یہ ہے کہ تقاضائے عقل اور تقاضائے شرع دونوں کو ملحوظ خاطر رکھا جائے ۔کیوں کہ شرع منقول وحق معقول میں کوئی تضاد ہیں، اسی لیے اس کتاب کا نام آپ نے " **الاقتصاد فی الاعتقاد** " رکھا، یہ کتاب اہل سنت و جماعت کے معتقدات کی بنیادی کتاب مانی جاتی ہے۔ امام غزالی کی ایک تصنیف " **تہافۃ الفلاسفہ** " بھی علم کلام کی اہم کتاب ہے جو دراصل فلاسفہ کے اصول و نظریات کے رد پر مشتمل ہے۔ (۵)

### کتاب الاربعین فی اصول الدین :

یہ کتاب امام مسلمین امام فخرالدین رازی اشعری کی تصنیف ہے اور عقائد اہل سنت میں ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے، اس کو امام رازی نے چالیس اصولی مسائل پر ترتیب دیا ہے، جن کا آغاز **حدوث عالم** کی تفصیل سے، اور اختتام **امامت** کے مسئلے پر کیا ہے، پھر چالیسویں اصل کے طور پر عقلیات کے اثبات کے لیے چند مقدمات ذکر فرمائے۔ صفات الہیہ ثبوتیہ و سلبیہ میں اکثر پر مستقل باب قائم کر کے کلام فرمایا، امام رازی چونکہ اشعری ہیں اس لیے انھوں نے اس میں حسن و قبح شرعی پر بھی مستقل کام کیا ہے۔ اس میں عصمت انبیا پر عام کتب کلامی سے زیادہ تفصیل موجود ہے۔ (۶)

### مواقف وشرح مواقف :

**مواقف** کے مصنف حضرت علامہ قاضی عضدالدین عبدالرحمن ایجی اشعری ہیں جو علامہ سعدالدین تفتازانی کے استاذ ہیں ، علم کلام میں ان کا ایک **رسالہ عضد یہ** بھی ہے۔ مواقف کی شرح علامہ سید شریف علی بن محمد جرجانی نے کی ہے جو **شرح مواقف** کے نام سے مشہور ہوئی ۔ علامہ سید شریف جرجانی کی شرح مواقف کو معقولات اور علم کلام میں درجہ استناد حاصل ہے۔ اس کا اندازہ اس سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ

متعدد ماہرین نے شرح مواقف پر حواشی لکھے ہیں، جن میں علامہ عبد الحکیم سیالکوٹی کا حاشیہ اور علامہ حسن چلپی کا حاشیہ بہت مشہور ہے، جو شرح مواقف کے ساتھ بطور حاشیہ شائع بھی ہوتا ہے۔(۷)

## شرح مقاصد:

یہ علامہ سعدالدین تفتازانی اشعری کی شہرہ آفاق تصنیف ہے، اسے بھرپور فنی انداز میں ترتیب دیا ہے متن اور شرح دونوں کے مصنف آپ ہی ہیں ۔ آپ کے مقدمے سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس تصنیف کے دوران آپ انقلابات زمانہ سے گزرے، حالات بدلتے رہے،یہاں تک کہ جب دوبارہ حالات سازگار ہوئے تو اس تصنیف کی تکمیل فرمائی ۔ مصنف نے اس کتاب کو چھ مقاصد پر ترتیب دیا ہے جس میں پہلے مقصد"مبادی" اور دوسرے "امور عامہ" نے پوری تصنیف کوعقلیات اور حکمت کا شاہکار بنادیا ہے۔ علما اور طلبا جوعلامہ تفتازانی کی مختلف فنی کتابوں کے عادی ہو چکے ہیں انھیں اس کتاب سے بھی حظ اٹھانا چاہیے۔(۸)

## الاعلام بقواطع الاسلام:

امام احمد بن محمد بن علی بن حجر المکی الہیتمی اشعری کی تصنیف ہے۔ یہ کتاب امام ابن حجر مکی نے ان اعتراضات کے جواب میں لکھی جو ان کے ایک فتوے پر کیے گئے۔ مسئلہ یہ تھا کہ کسی نے کسی کو کہہ دیا:اے کتے !اے دین سے محروم ! امام ابن حجر مکی نے اس قول کو سخت حرام قرار دیا، اور فرمایا: " بلکہ کفر بھی ہوسکتا ہےوقائل تعزیر شدید کا مستحق ہے۔"

اب اعتراض ہوا کہ آپ نے ایسی بات پر کفر کا فتوی دے دیا ہے جو کفر نہیں، لہذا ایسافتوی دینا خود ہی کفر ہے۔ اس پر آپ نے اس کی پوری حقیقت فرمائی کہ کسی کو کافر کہنا کب کفر ہوتا ہے اور کب نہیں؟ خلاصہ یہ کہ " الاعلام بقواطع الاسلام " کفر وتکفیر کے مسئلہ کی تحقیقات کا مجموعہ ہے۔(۹)

## کتب ماتریدیہ:

## الفقہ الاکبر اور اس کی شرح منح الروض الازہر :

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالی کی کتاب **الفقہ الا کبر** علم کلام کی اولین کتاب مانی جاتی ہے، ماہرین نے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کی طرف اس کی نسبت پر جزم کیاہے۔ اس کی متعدد شرحیں لکھی گئیں ، جن میں علامہ علی القاری حنفی کی شرح " **منح الروض الا زہر** " کے نام سے سب سے مقبول ہوئی ۔ ہمارے پیش نظر ملاعلی قاری کی شرح فقہ اکبر کا بیروت کا نسخہ ہے جس میں مصنف نے " **الفقہ الاکبر**" کی مفصل شرح کے ساتھ ساتھ امام ابوحنیفہ کے وصایا کو بھی درج کر دیا ہے، وصایا کا پورا متن ایک ساتھ شامل نہیں کیا، بلکہ اس کی مختلف عبارتیں جن مباحث سے متعلق تھیں ان کے ساتھ شامل کردیں۔ نیز اس کے آخر میں ضمیمہ کے طور پر اپنی طرف سے علم کلام کے چند مباحث کا اضافہ کیاہے جس میں اہم مباحث کلامیہ خصوصا ایمان و کفر کی بحث اور اس سے متعلق کلمات علما درج کیے ہیں۔(۱۰)

## العقیدۃ الطحاویہ:

امام ابوجعفر طحاوی حنفی کی یہ کتاب علم کلام میں بنیادی ماخذ میں شمار کی جاتی ہے، امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب کا آغاز ان کلمات

سے کرتے ہیں:

" هذا ذكر ان عقيدة أهل السنة والجماعة على مذهب فقهاء الملة أبي حنيفة النعمان وبن ثابت الكوفي وأبي يوسف يعقوب بن ابراهيم الأنصاري وأبي عبدالله محمد بن الحسن الشيباني رضوان الله عليهم أجمعين۔"

"یعنی آئمہ ثلاثہ(امام اعظم،امام ابو یوسف اور امام محمد) کے مذہب کے مطابق اہل سنت و جماعت کے معتقدات کا بیان ہے۔ متن طحاویہ کی بے شمار شروح لکھی گئیں اور ان کی کتاب اہل علم میں مقبول و متداول مانی جاتی ہے۔" (۱۱)

## کتاب التوحید:

یہ کتاب اہل سنت و جماعت کے امام ابو منصور محمد بن محمد بن محمود ماتریدی سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے۔ اس کتاب کا پورا نام "کتاب التوحید واثبات الصفات" ہے۔ چونکہ یہ کتاب امام ابو منصور امام الماتریدیہ کی تصنیف ہے اس لیے بھی علم کلام کی قدیم ترین اور بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس میں بھی مسلمانوں میں پیدا ہونے والے مختلف فرقوں خصوصا معتزلہ اور فلاسفہ کے نظریات پیش کیے گئے ہیں۔ اگرچہ اس کی عبارت عام فہم نہیں ہے مگر اپنے مذہب کی تائید میں پوری تفصیل کی گئی ہے، اس لحاظ سے اس کو قدیم کتب کلامیہ میں ضخیم ترین کتاب کہا جاسکتا ہے۔(۱۲)

## تبصرۃ الادلۃ:

یہ کتاب امام ابوالمعین میمون بن محمد نسفی ماتریدی کی تصنیف ہے جس کا پورا نام " تبصرة الادلة فی اصول الدين " ہے۔ یہ کتاب امام ابو منصور ماتریدی کے مسلک پر لکھی گئی ہے۔ یہ کتاب امام ابو منصور ماتریدی کی "کتاب التوحید " کے بعد مسلک ماتریدی کا دوسرا ماخذ مانی جاتی ہے۔ اس میں جابجا معتزلہ کے موقف کا رد کیا گیا ہے۔ علم کلام کے اہم ابواب کا احاطہ کیا گیا ہے، خصوصا الٰہیات کے تمام مباحث پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے، اور آخر میں نبوت کے مباحث میں رسالت و معجزات کے بیان کے بعد حضور اقدس ﷺ کی رسالت کے اثبات کو نہایت ہی معقول اور دلکش انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں ابطال تشبیہ، ایمان مقلد، نبوت ورسالت کا اثبات ممتاز ابحاث ہیں۔(۱۳)

## عقائد نسفیہ و شرح عقائد نسفیہ:

العقائد النسفیہ امام نجم الدین ابوحفص عمر نسفی فی ماتریدی کی کتاب ہے، امام احمد رضا قدس سرہ نے آپ کو معلم جن وانس اور مفتی الثقلین کے لقب سے یاد کیا ہے۔ عقائد نسفیہ کی شرح علامہ سعدالدین تفتازانی نے کی، جو شرح عقائد نسفیہ کے نام سے مشہور ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ امام نسفی ماتریدی ہیں اور علامہ تفتازانی اشعری،لہذا متن اور شرح میں کہیں کہیں یہ اختلاف بھی ظاہر ہوجاتا ہے، تاہم امام العلوم والفنون تفتازانی کا اعتدال اور تسامح ہی کہیے کہ کئی مقام پر مثلاً " تکوین صفت باری" کے بیان میں موقع و محل ہونے کے باوجود آپ نے اس اختلاف کو دبائے رکھنے کی زحمت کی ہے، جس کا اندازہ بین السطور سے خوب ہوتا ہے۔

علامہ تفتازانی کی یہ شرح ان کی دیگر کتابوں کی طرح ایسی مشہور ومقبول ہوئی کہ اس پر کافی علماء نے حواشی لکھے، ان حواشی میں برصغیر میں سب سے زیادہ مقبولیت علامہ عبد العزیز فرہاری کے حاشیہ " نبراس " کو حاصل ہوئی۔ اس پر علامہ احمد خیالی، ملا احمد جنیدی، علامہ عصام الدین اسفرائنی کے بھی حواشی ہیں، اور ان حواشی پر بھی حواشی لکھے گئے، جن میں علامہ خیالی پرعلامہ عبد الحکیم سیالکوٹی کا حاشیہ مشہور ہے۔

شیخ احمد فرید مزیدی ازہری نے نبراس کے علاوہ مذکورہ تمام حواشی اور اس کے علاوہ مزید حواشی ایک جگہ جمع کر کے " **شروح وحواشي العقائد النسفي** " کے نام سے ۱۴۳۳ھ میں بیروت سے شائع کیا ہے۔ یہ مجموعہ حواشی علم کلام کے شائقین کے لیے کسی تحفہ سے کم نہیں۔

درس نظامی کے موجودہ مروج نصاب میں اگر علم کلام کی یہی اکلوتی کتاب شرح عقائد شامل ہو تو ہمارا مشورہ ہے کہ اس کی ابحاث پر کلیۃً قناعت نہ کی جائے ، مثلا بر ہان تمانع کاحجت اقناعیہ قرار دینا،لعن یزید کا مسئلہ وغیرہ، دیگر بڑی کتب کا مطالعہ نہ ہو سکے تو کم از کم المعتمدالمستند یا بہار شریعت اول کا مطالعہ ضرور رکھنا چاہیے، ہاں فن کی تعلیم و تعلم کے اعتبار سے شرح عقائدنسفیہ بے مثال کتاب ہے۔(۱۴)

## بدأ الامالی اور اس کی شرح نخبہ اللآلی:

**"بدأ الامالی"** علامہ سراج الدین ابوالحسن علی بن عثمان اوشی فرغانی حنفی ماتریدی منظوم تصنیف ہے جو۶۷ اشعار پر مشتمل ہے، جس کا پہلا شعر یوں ہے:

**يقول العبد في بدء الامالي لتوحيد بنظم كاللآلي**

اس طرح کے ۶۷ اشعار میں مصنف نے اہل سنت و جماعت کے عقائد بڑی جامعیت اور اختصار کے ساتھ نظم کئے ہیں۔ ان کی تصنیفات میں فتاوی سراجیہ ،مشارق الانوار اور یواقیت الاخبار وغیرہ مشہور ہیں۔ بدأ الامالی کی شرح کئی علماء نے لکھی ہے جن میں محمد بن ابی بکر رازی ، شیخ امام عز الدین ابن جماعۃ ہیں، لیکن اس کی جس شرح کو شہرت حاصل ہوئی وہ علامہ محمد بن سلیمان حلبی ریحاوی حنفی کی شرح "**نخبة اللآلی** ہے۔" (۱۵)

## البدایہ فی اصول الدین:

یہ علامہ نور الدین احمد بن محمود بن ابی بکر الصابونی حنفی ماتریدی کی تصنیف ہے، جن کے مناظرے امام رازی کے ساتھ مشہور ہیں ۔ اصل میں آپ نے علم کلام میں ماتریدیہ کے مذہب پر ایک کتاب لکھی جس کا نام " الکفایہ فی الھدایہ" رکھا، جس میں علم کلام کے مسائل پوری تفصیل سے بیان کیے پھر اس کی تلخیص کی جس میں ان تمام مسائل کو اجمالا بیان کیا جس کا نام " **البدایہ فی اصول الدین**" رکھا، دونوں کتابوں میں اجمال اور تفصیل کا فرق ہے۔ لیکن بدایہ کو زیادہ شہرت ہوئی ، اور لوگوں نے اس کی خوب نقلیں لیں، اور متداول کتب میں اس کے حوالے اور عبارتیں درج کی گئیں،شرح عقائد نسفیہ میں بھی اس کے حوالے دیئے گئے ہیں۔ (۱۶)

## عمدۃ العقائد:

یہ ابوالبرکات امام عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی ماتریدی کی تصنیف ہے۔ جس کی شرح بھی خود مصنف نے ہی کی ہے جس کا نام " **شرح العمدة في اعتقاد اہل السنت والجماعة** ہے" اور" **الاعتماد في الاعتقاد** " کے نام سے بھی مشہور ہوئی۔ یہ وہی امام ابوالبرکات نسفی ہیں جن کی تصنیفات میں تفسیر مدارک التنزیل، کنز الدقائق ، وافی شرح کافی، رسالہ منار اور اس کی شرح کشف الاسرار مشہور ہیں ۔ امام ابوالبرکات نسفی کواللہ کی بارگاہ سے وہ انفرادی مقام حاصل ہوا کہ مختلف فنون میں آپ کی تصنیفات کو یکساں مقبولیت حاصل ہوئی، چنانچہ تفسیر، فقہ و اصول فقہ میں آپ کی تصنیفات جس طرح معتمد ہیں اسی طرح عقیدہ میں یہ شرح عمدۃ العقائد بھی علما کے نزدیک معتمد اور مستند ہے۔ اسی قبولیت کے سبب امام احمد رضا قدس سرہ نے المعتمد المستند میں ایک مسئلے میں امام ابو البرکات کا شاندار دفاع کیا ہے ۔(۱۷)

## المسایرہ مع المسامرۃ:

" مسایرہ " امام کمال الدین ابن ہمام ماتریدی صاحب فتح القدیر کی تصنیف ہے، جو امام غزالی کی تصنیف احیاء العلوم کے حصہ عقائد کا خلاصہ ہے۔ امام غزالی نے احیاء العلوم کے" ربع العبادات " کی کتاب " قواعد العقائد " میں ایک رسالہ لکھا ہے، جسے بیت المقدس میں تصنیف کیا ہے ، اس لیے اس کو" الرسالۃ القدسیۃ " کہا جاتا ہے۔ یہ رسالہ چار ارکان پر اور ہر رکن دس اصول پر مشتمل ہے۔ آخر میں امام غزالی نے ایک فصل میں ایمان و اسلام سے متعلق بحث کی ہے۔ امام ابن ہمام نے ان تمام ابواب وفصول کی تلخیص کی ہے، اور اس کی ترتیب میں امام غزالی کی متابعت کی ہے، اسی متابعت کے سبب اس کتاب کا نام " مسایرۃ " رکھا جس کے معنی ہوتے ہیں ساتھ ساتھ چلنا، جگہ جگہ کچھ امور کی قدرے تفصیل بھی فرمائی ہے، اور اشاعرہ اور ماتریدیہ دونوں مذہب کی اصطلاحات پیش کی ہیں۔" مسایرۃ " کی شرح ان کے تلمیذ علامہ ابن ابی الشریف نے" مسامرہ " کے نام سے لکھی۔(۱۸)

## المعتقد المنتقد:

علامہ فضل رسول بدایونی ماتریدی کی کتاب ہے جس پر امام احمد رضا قدس سرہ کا حاشیہ ہے۔ علا مہ فضل رسول بدایونی نے المعتقد المنتقد ۱۲۷۰ ھ میں تصنیف کی ہے۔ مصنف اس کتاب میں مسائل کلامیہ بیان کرتے ہوئے جابجا نجدیہ وہابیہ کے ضلالات اور اہل سنت سے انحراف پر تنبیہ کرتے جاتے ہیں، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس تصنیف کی ضرورت اسی وجہ سے پڑی کہ نجدی فتنے کے ظہور کے سبب علم کلام کی ایسی تصنیف کی شدید ضرورت تھی ، تاکہ اصول کلامیہ اور اجماع امت کے ذریعے نجدیہ کی گمراہیوں کو ظاہر کیا جائے ۔ کسی نے سفر حج کے دوران مکہ مکرمہ میں مصنف سے گزارش کی تھی کہ عقیدہ میں ایک کتاب لکھ دیں کہ اہل سنت کے عقائد واضح اور نجدیہ کی گمراہیاں ظاہر کر دے جس کے نتیجہ میں یہ کتاب معرض وجود میں آئی ۔ چنانچہ مصنف نے مقدمہ میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔

جب یہ کتاب مکمل ہوئی تو اس پر اس عہد کے اکابر مثلا علامہ فضل حق خیر آبادی ، مفتی صدرالدین شیخ احمد سعید نقشبندی مجددی وغیرہ نے شان دار تقاریظ لکھیں۔ اس میں تقریبا تمام مشہور و متداول کتب کلامیہ مثلاً " العمدۃ فی الاعتقاد " ، "الاقتصاد فی الاعتقاد " ، "شرح المقاصد والمواقف "، "شفا للقاضی عیاض" اور اس کی شرحیں، "شرح فقہ اکبر" وغیرہ سے استفادہ کیا گیا ہے، کہیں اقتباسات نقل کیے اور کہیں بس اشارہ کر دیا گیا ہے، اس لیے یہ کتاب بہت جامع ہوگئی ہے۔ جب یہ کتاب منظر عام پر آگئی اس وقت تو اس کو ہاتھوں ہاتھ لیا گیا لیکن لگتا ہے بعد میں اس کی اشاعت پر توجہ نہ دی گئی ، چنانچہ امام احمد رضا قدس سرہ العزیز اس کے حاشیہ کے مقدمہ میں لکھتے ہیں : اس کی طباعت کی طرف حامی السنن ماحی الفتن مولانا قاضی عبدالوحید حنفی فردوسی عظیم آبادی نے توجہ کی تو اس کی تصحیح کی ذمہ داری مجھے دی، میں نے ان کے جذبہ دینی کو محسوس کرتے ہوئے انکار نہ کیا، مجھے بمبئی سے چھپا ہوا ایک نسخہ ملا جو اس قدر مخدوش حالت میں تھا کہ جیسے کاتب نے حروف تبدیل کر دیے اور کلمات بدل دیے، اس لیے مجھے اس پر بھر پور توجہ دینی پڑی۔(۱۹)

## بہار شریعت حصہ اول :

صدرالشریعہ علامہ امجد علی اعظمی ماتریدی کی تصنیف ہے۔ بہار شریعت جو کہ فقہی مسائل پر مرتب کی گئی ہے یہ اس کا پہلا حصہ عقیدہ و اصول کا جامع ہے۔ چوں کہ بہار شریعت آپ نے افادہ عوام کے لیے تصنیف کی اس لیے اس کا پہلا حصہ عقائد پر رکھا، کہ جس طرح لوگوں کو شرعی مسائل کی ضرورت ہے اس سے کہیں زیادہ عقائد کی تفصیل سمجھنے کی ضرورت ہے۔ یہ اس اعتبار سے بہت اہم کتاب ہے کہ اس میں دلائل

وابحاث کے بغیر عقائد اہل سنت و جماعت کا خلاصہ درج کیا گیا ہے ۔ جگہ جگہ مصنف نے علم کلام کی مشکل ابحاث کو بطور خلاصہ تحقیق چند جملوں میں بیان کر دیا ہے۔ علم کلام کے طالب علم کو بڑی بڑی کتابیں پڑھتے وقت تمہید اور معاون کے طور پر اس کتاب کو مطالعہ میں رکھنا چاہیے۔(۲۰)

## علم کلام میں امام احمد رضا ماتریدی کی خدمات:

اعلی حضرت امام احمد رضا قدس سرہ العزیز نے اپنی تصنیفات کلامیہ میں کافی کتب کلامیہ سے استدلال واقتباس کیا ہے، جن میں وہ کتابیں شامل ہیں جن کا گزشتہ صفحات میں ذکر ہوا، ان کے علاوہ درج ذیل مزید کتابیں شامل ہیں۔

مثلاً : وصایا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ، عارف باللہ علامہ عبدالغنی نابلسی کی " **المطالب الوفیہ**" اور **الحديقة الندية شرح الطريقة المحمديه**"، امام عبد الوہاب شعرانی کی" **ميزان الشريعة الكبرى**" اور" **اليواقيت والجواهر فى عقائد الاكا بر**" ، شیخ اکبر علامہ محی الدین ابن عربی کی" **فتوحات مكيه**"، امام ماتریدی کی "**شرح فقه اكبر**" ، امام ابو الحسن اشعری کی" **الابانة فى اصول الديانة**"، امام الحرمین قدس سرہ کی " **كتاب الارشاد،حاشيه حسن چلپى** ، **فواتح الرحموت**"۔ امام عبد العزیز بخاری کی " **كشف الاسرار** اور**غاية التحقيق**" ، امام سنوی کی " **شرح ام البراہين، زبدة التحرير**"، علامہ قاسم ابن قطلوبغا تلمیذ امام ابن ہمام کا "**مسايره پر حاشيه، شرح السنوسى للجزائريه**" ، علامہ بیضاوی کی "**طوالع الانوار** " ، اور اس کی شرح "**شرح طوالع الانوار**"، امام فخر الدین رازی کی " **تفسير كبير**" ، فاضل سیف الدین ابہری کی" **شرح مواقف**"، شرح عقائد جلالی یعنی" **الدوانى على العقائد العضد يه، مسلم الثبوت**" ، اس پر مولانا نظام الدین سہالی کی" **شرح مسلم الثبوت**" ، نیز بحر العلوم علامہ عبد العلی کی "**شرح فواتح الرحموت**" ، علامہ خیالی کا "**حاشيه خيالى على شرح العقائد النسفيه، مختصر العقائد**" ، امام قاضی عیاض کی "**شفا شريف ،سبل النجاة، كنز الفوائد شرح بحر العقائد**"۔(۲۱)

## المعتمد المستند بناء نجاۃ الابد:

یہ ۱۳۲۰ھ کی تصنیف ہے، یہ حضرت علام فضل رسول بدایونی کی تصنیف " **المعتقد المنتقد**" کا عربی حاشیہ ہے، جس کا پورا نام "**المعتمد المستند بناء نجاة الابد**" ہے، جس میں مختلف مسائل کلامیہ پر امام احمد رضا قدس سرہ کی " **تحقيقات انيقه**" موجود ہیں ، عقائد کے اصول و فروع میں مصنف سے عموما اتفاق کرتے ہوئے محشی نے ان کی تائید کی ہے، تاہم کچھ مقامات پر اسلوب بیان یا کچھ جزوی امور میں اختلاف بھی کیا ہے۔ اعلی حضرت کی کتب کلامی عموماً عقائد کے کسی ایک مسئلے پر ہوتی ہیں لیکن آپ کے اس حاشیہ میں تمام مسائل عقائد کے متعلق افادات وتحقیقات موجود ہیں۔یہ حواشی اعلی حضرت نے حضرت علامہ وصی احمد محدث سورتی علیہ الرحمہ کے مشورے پر تحریر فرمائے۔(۲۲)

## قوارع القہار:

یہ ۱۳۱۸ھ میں تصنیف فرمائی، پورا نام "**قوارع القهار على المجسمة الفجار**"ہے، اس کا موضوع نام سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالی کے متعلق جسم وجسمانیات کا نظریہ رکھنے والوں کا رد بلیغ ہے، جیسے کرامیہ اور مجسمہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس زمانہ کے لوگوں نے بھی باری تعالی کے لیے مکان وجہت کا قول کیا اور آیت ﴿**الرحمن على العرش استوى**﴾ کو اس کے ظاہری معنی پر محمول کیا ،اعلی حضرت نے اس کتاب میں اس کا رد بلیغ فرمایا، اللہ تعالی کے مکان و جہت سے پاک ہونے پر اس تصنیف میں جو تفصیل اور جوشان استدلال ہے وہ نہایت ہی ممتاز اور

منفرد ہے، جس کے بعد کسی معاند کو بھی جائے مقال نہیں رہ جاتی ، اس میں اعلی حضرت نے آیات متشابہات کے متعلق اور بھی اہل سنت کے موقف کی تفصیل فرمائی۔ اس تصنیف کو باری تعالی کی تنزیہات کے بیان میں بجا طور پر اعلی حضرت کا تجدیدی کارنامہ قرار دیا جاسکتا ہے۔(۲۳)

## سبحان السبوح:

۱۳۰۷ھ میں تصنیف کی گئی، پورانام " سبحان السبوح عن عیب کذب مقبوح " ہے، اس کا موضوع اس کے نام سے ہی ظاہر ہے، یعنی" جھوٹ کے عیب سے اللہ تعالی کی پاکی۔"

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے براہین قاطعہ میں امکان کذب باری تعالی کی حمایت کی ، اور اس امکان کے قائلین پر طعن کو برا کہا جس کی تائید رشید احمد گنگوہی نے کی ، اس سے پہلے اسماعیل دہلوی نے اپنے یک روزی رسالہ میں اللہ تعالی کو جھوٹ بولنے پر قادر قرار دینے کی پرزور حمایت کی اور اس پر اپنے طور پر استدلال بھی کیا، اعلی حضرت قدس سرہ نے ان خرافات کے رد بالغ پر یہ جامع تصنیف پیش کی جس میں اپنے استدلال کو اس قدر اوج کمال پر پہنچایا کہ جس کے بعد کسی کے لئے مجال کلام باقی نہ رہا،یہی وجہ ہے کہ اس تصنیف پر ایک صدی سے زائد عرصہ گزرنے کے باوجود یہ معاندین کی طرف سے لا جواب رہی۔ اس کو بجا طور پر آپ کا تجدیدی کارنامہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ اسی مسئلہ پر ایک اور سوال کے جواب میں ایک مختصر رسالہ " دامانِ باغِ سبحان السبوح "بھی تصنیف فرمایا۔(۲۴)

## القمع المبین لآمال المکذبین:

انہیں حامیانِ امکان کذب باری نے کتب عقائد کی چند عبارتوں سے استدلال کیا تو اس کے رد پر یہ رسالہ تصنیف فرمایا اور ان کے استدلال کی خامی ظاہر فرمائی۔(۲۵)

## باب العقائد والکلام:

یہ کتاب الطہارت کا ایک ذیلی رسالہ ہے، جس کا موضوع ہے کہ فرقہ ناجیہ اہل سنت جماعت کے سوا تمام باطل مذاہب کے پیروکار اللہ تعالی کے متعلق درست عقیدہ نہیں رکھتے، سب نے اپنے معبود کو ایسے اوصاف سے متصف کیا ہے جس سے معبود حقیقی بالاتر ہے، جس کا حاصل یہ کہ در بارہ الوہیت ہی ان کے عقائد درست نہیں۔(۲۶)

## انوارالمنان :

یہ کتاب آپ نے ۱۳۳۰ھ میں تصنیف فرمائی ، عربی تصنیف ہے، اور اپنے موضوع پر نادر تحقیق، بلکہ یہ بھی علم کلام میں آپ کا ایک تجدیدی کارنامہ ہے۔ اس کا پورا نام" انوار المنان فی توحید القرآن "ہے۔ متاخرین متکلمین نے کلام باری تعالی کے متعلق مشکل ابحاث کے حل کے لیے اسے دوقسموں میں تقسیم کر دیا، کلام لفظی اور کلام نفسی، مگر اعلی حضرت قدس سرہ نے اس تقسیم کو باطل قرار دیا اور اس کے ابطال پر قرآن وحدیث اور اقوال آئمہ سے استدلال کیا، اپنے موضوع پر منفرد تصنیف ہے۔(۲۷)

## مقامع الحدید:

۱۳۰۴ھ کی تصنیف ہے، جو ایک متفلسف کی ایک تصنیف کا رد ہے، انھوں نے "المنطق الجدیدلناطق النالہ الحدید" کے نام سے ایک کتاب لکھی جس میں فلاسفہ کے ان اصول کی تائید وتشریح کی جو کفریات وضلالات پر مشتمل ہیں، اعلی حضرت نے اس کے رد میں"مقا مع الحدید

علی خد المنطق الجدید"، تصنیف فرمائی، جس میں ان تمام اقوال کفر وضلال کا الگ الگ او تفصیلی رد فرمایا۔(۲۸)

## الکلمۃ الملہمۃ:

یہ ۱۳۳۸ھ کی تصنیف ہے، یہ اصل میں " فوز مبین در ردحرکت زمین " کا ضمنی رسالہ ہے، " فوز مبین" آپ نے سائنس کے نظریہ حرکت زمین کے رد میں لکھی، جس میں ایک سو پانچ دلائل سے اسے باطل کیا، اس کی فصل سوم میں ایک تذییل لکھی جس میں فلاسفہ کے دس دلائل کا ذکر کر کے تیس مقامات میں ان کا تفصیلی رد لکھا۔ اس طرح یہ فلسفہ قدیمہ کے رد میں ایک مستقل کتاب ہوئی، جس کا پورا نام " الکلمة الملهمه فی الحکمة المحکمه لوهاء فلسفة المشئمة" ہے۔ اعلی حضرت قدس سرہ نے " فوز مبین اورالکلمة الملهمه" دونوں کا بغور اور بالاستیعاب مطالعہ اہم ضروریات سے قرار دیا ہے، مقامع الحدید اور الکلمۃ الملہمہ کے مباحث کا تعلق اصول عقا ئد سے ہے، کیوں کہ فلاسفہ نے ہیولی، مادہ، صورت جسمیہ، افلاک اور ان کی حرکت کو قدیم قرار دیا ہے، حالانکہ اللہ تعالی کی ذات و صفات کے علاوہ کسی چیز کو قدیم ماننا کفر ہے، اس لیے یہ دونوں رسالے اس عقیدہ حقہ کی تفصیل ہیں کہ اللہ تعالی ہی فاعل مختار ہے، اور اس کے سوا تمام عالم اپنے تمام اجزاء اور مشتملات کے ساتھ حادث ہیں۔(۲۹)

## ثلج الصدر لایمان القدر:

یہ ۱۳۲۵ھ کی تصنیف ہے، جس کا موضوع "قضا وقدر" ہے، یعنی اللہ تعالی ہی ہر شے کا خالق اور فاعل حقیقی ہے۔(۳۰)

## اعتقاد الاحباب:

یہ ۱۲۹۸ھ کی تصنیف ہے، جس میں آپ نے ذات و صفات باری تعالی سے لے کر امامت کے بیان تک تمام ضروری مسائل کو دس عقائد میں سمیٹ دیا ہے، بیان بہت ہی مختصر اور جامع ہے۔ ضروریات دین و ضروریات اہل سنت نیز مشاجرات صحابہ کے تعلق سے بھی بنیادی امور ذکر فرمائے، اس کا پورا نام "اعتقاد الاحباب فی الجمیل والمصطفی والآل والاصحاب ہے"۔(۳۱)

## الدولۃ المکیہ:

حضور اقدس ﷺ کو اللہ تعالی نے کس قدر علوم غیبیہ عطا کیے، اس موضوع پر الدولة المکیه جامع ترین تصنیف ہے جس کی مثال نہیں پیش کی جاسکتی، اس کا پورا نام "الدولة المکیة بالمادة الغیبیه " ہے، اس کتاب کی بہت خصوصیات ہیں جن میں یہ کہ یہ تصنیف نہایت ہی مختصر وقت میں لکھی گئی، جب کہ مکہ مکرمہ حج کے لئے حاضری تھی اور کتابوں کے ذخیرے سے بھی دوری تھی، علمائے عرب پر اس کتاب نے بڑا گہرا اثر چھوڑا، جس کے بعد بڑے بڑے اہل علم وفضل آپ کے گرویدہ ہو گئے۔(۳۲)

## خالص الاعتقاد:

یہ تصنیف بھی علم غیب کے موضوع پر ہے، جو ۱۳۲۸ھ کی تصنیف ہے، اس کا تمہیدی رسالہ "رماح القهار علی کفر الکفار" بھی ہے۔ علم غیب کے موضوع پر ان کے علاوہ بھی آپ نے مختلف جہات سے متعدد تصانیف فرمائیں، مثلا " انباء المصطفی بحال سرواخفی " اور" ازاحة العیب بسیف الغیب " وغیرہ۔(۳۳)

## امور عشرین در امتیاز عقائد سنیین :

اس میں آپ نے ایسے بیس امور ذکر کیے جن سے اہل سنت کا دیگر اہل باطل اور بدمذہبوں سے امتیاز ہوتا ہے۔ بہت مختصر اور جامع ہے، دور حاضر میں اہل سنت کے معیار کے لیے یہ ایک نصاب کی حیثیت رکھتا ہے۔(۳۴)

## خاتمہ:

اس مقالہ (متکلمین اشاعرہ اور ماتریدیہ کی کلامی خدمات)میں ماتریدی اور اشعری علماء کرام کی کتب کے حوالے سے بالخصوص جائزہ لیا گیا ہے اور اس ضمن میں اعلی حضرت الشاہ امام احمد رضا خان ماتریدی کی علم الکلام کے حوالے سے کتب اور فتاوی رضویہ میں علم الکلام کے حوالے سے آپ کے مخصوص رسائل کا مختصر طور پر تعارف کروایا گیا ہے۔

# حوالہ جات


۱۔ مفتی، فیضان القادری،امام احمد رضا اور علم کلام، کراچی، مکتبہ الغنی پبلشرز،۲۰۱۹،ج۱،ص۴۵

۲۔ ایضاً،ص۴۶

۳۔ ایضاً

۴۔ اشعری ،ابو الحسن علی بن اسماعیل، مقالات الاسلامیین ،ترکی، مکتبۃ الدولہ،۱۹۲۹ء،ج۱،ص۵۵

۵۔ غزالی، محمد بن محمد ،الاقتصاد فی الاعتقاد، مصر،المطبعۃ الاذبیہ،س ن،ص۹

۶۔ رازی، محمد بن عمر بن حسین، کتاب الاربعین فی اصول الدین، قاہرہ مکتبۃالکلیات الازہریہ،۱۹۸۶ء،ص۱۰

۷۔ ایجی ، قاضی عبدالرحمن بن احمد ،المواقف فی علم الکلام، بیروت ،عالم الکتب،۲۰۱۱ء،ص۵

۸۔ تفتازانی، مسعود بن عمر بن عبداللہ ، شرح مقاصد، بیروت، عالم الکتب،۱۹۹۸ء،ج۱،ص۱۴

۹۔ ہیتمی، احمد بن محمد بن علی بن حجر مکی، الاعلام بقواطع الاسلام، شام ، دار التقوی،۲۰۰۸ء،ص۴

۱۰۔ سمرقندی، محمد بن محمد بن محمود، شرح الفقہ الاکبر، مطبع مجلس دائرۃ المعارف،۱۳۲۱ھ،ص۸

۱۱۔ طحاوی، ابو جعفر محمد بن سلیمان، العقیدۃ الطحاویہ، مصر ،دار الناشر،۲۰۱۰ء،ص۳

۱۲۔ ماتریدی، ابو منصور محمد بن محمد بن محمود، کتاب التوحید، مصر، دار الجامعات، ص۶۷ تا۷۷

۱۳۔ نسفی، ابو المعین میمون بن محمد، تبصرۃ الادلہ فی اصول الدین، مصر ، مکتبۃ الازہریہ للتراث،۲۰۱۱ء،ص۱۰

۱۴۔ نسفی، ابو حفص عمر بن محمد ،العقائد النسفیہ، سہارن پور، ادارۃالصدیق،۲۰۱۷ء،ص۳

۱۵۔ فرغانی، ابو الحسن علی بن عثمان، بدء الامالی، المکتبۃ الانواریہ، س ن،ص۲

۱۶۔ صابونی، احمد بن محمود بن ابی بکر، البدایہ فی اصول الدین، مصر ،دار الناشر،۲۰۱۰ء،ص۳

۱۷۔ نسفی، ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود، عمدۃ العقائد، مصر ، مکتبۃ الازہریہ للتراث،۲۰۱۵ء،ص۲۵

۱۸۔ ابن ہمام، کمال الدین ،المسایرہ مع المسامرہ، مصر ، مکتبۃ الازہریہ للتراث،۱۹۳۰ء،ص۱۸

۱۹۔ بدایونی، فضل رسول ، المعتقد المنتقد، کراچی ، مکتبۃ المدینہ ،۲۰۲۰ء،ص۸

۲۰۔ اعظمی ، امجد علی ، بہار شریعت حصہ اول، کراچی، مکتبۃ المدینہ ،ج۱،ص۲۴

۲۱۔ مفتی، فیضان القادری، امام احمد رضا اور علم کلام، ج۱،ص۵۶

۲۲۔ بدایونی، فضل رسول، المعتمد المستند ،کراچی، مکتبۃ المدینہ ،ج۱،ص۲۴

۲۳۔ بریلوی ،احمد رضا خان، قوارع القہار علی المجسمۃ الفجار، کراچی ، مکتبۃ المدینہ ،۲۰۲۰ء،ص۸

۲۴۔ بریلوی ،احمد رضا خان، سبحان السبوح عن عیب کذب مقبوح، کراچی ، مکتبۃ المدینہ ،۲۰۱۸ء،ص۲۱

۲۵ ۔ بریلوی ،احمد رضا خان، القمع المبین لآمال المکذبین، کراچی ، مکتبۃ المدینہ ،۲۰۲۰ء،ص۵
۲۶۔ بریلوی ،احمد رضا خان، باب العقائد و الکلام ،کراچی ، مکتبۃ المدینہ ،۲۰۱۶ء،ص۸
۲۷۔ بریلوی ،احمد رضا خان، انوار المنان فی توحید القرآن، کراچی ، مکتبۃ المدینہ ،۲۰۱۹ء،ص۱۱
۲۸ ۔ بریلوی ،احمد رضا خان، مقامع الحدید علی خد المنطق الجدید، کراچی ، مکتبۃ المدینہ ،۲۰۱۷ء،ص۲۰
۲۹ ۔ بریلوی ،احمد رضا خان، الکلمۃ الملھمہ فی الحکمۃ المحکمۃ لوھاء فلسفۃ المشئمہ، کراچی ، مکتبۃ المدینہ ،۲۰۲۱ء،ص۱۰
۳۰ ۔ بریلوی ،احمد رضا خان، ثلج الصدر لایمان القدر، کراچی ، مکتبۃ المدینہ ،۲۰۱۹ء،ص۱۲
۳۱ ۔ بریلوی ،احمد رضا خان، اعتقاد الاحباب فی الجمیل و المصطفی والآل و الاصحاب، کراچی ، مکتبۃ المدینہ ،۲۰۱۶ء،ص۱۵
۳۲ ۔ بریلوی ،احمد رضا خان، الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ، کراچی ، مکتبۃ المدینہ ،۲۰۲۰ء،ص۱۰
۳۳۔ بریلوی ،احمد رضا خان، خالص الاعتقاد ، کراچی ، مکتبۃ المدینہ ،۲۰۱۸ء،ص۷
۳۴ ۔ بریلوی،احمد رضا خان، امور عشرین در امتیاز عقائد سنیین، کراچی ، مکتبۃ المدینہ ،۲۰۱۹ء،ص۶

.1Mufti, Faizan Al-Qadri, Imam Ahmad Raza and the Science of Theology, Karachi, Maktaba Al-Ghani Publishers, 2019, Vol. 1, p. 45
. 2Also, p. 46
. 3Also
. 4Ash'ari, Abu al-Hasan Ali bin Ismail, Maqalati al-Islamiyyin, Turkish, Maktaba al-Dawla, 1929, Vol. 1, p. 55
. 5Ghazali, Muhammad bin Muhammad, Al-Iqtasa Dafi al-I'tiqad, Egypt, Al-Mutabat al-Azbiyya, 2011, p. 9
. 6Razi, Muhammad bin Umar bin Hussain, Kitab al-Arba'in fi Usul al-Din, Cairo Maktaba al-Azhariyya, 1986, p. 10
. 7Eji, Qadi Abdul Rahman bin Ahmad, Al-Mawaqif fi Ilm al-Kalam, Beirut, 'Alam al-Kutb, 2011, p. 5
8.Taftazani, Masoud bin Omar bin Abdullah, Explanation of Objectives, Beirut, Aalam al-Kutb, 1998, vol. 1, p. 14
9. Haytami, Ahmad bin Muhammad bin Ali bin Hajar Makki, Al-Alam bi-Qawat al-Islam, Damascus, Dar al-Taqwi, 2008, p. 4
10. Samarkandi, Muhammad bin Muhammad bin Mahmud, Explanation of Al-Fiqh al-Akbar, Majlis Da'irat al-Ma'arif, 1321 AH, p. 8
11. Tahawi, Abu Ja'far Muhammad bin Sulayman, Al-Aqeedah al-Tahawiyyah, Egypt, Dar al-Nashir, 2010, p. 3
12. Matridi, Abu Mansur Muhammad bin Muhammad bin Mahmud, Kitab al-Tawhid, Egypt, Dar al-Jama'ah, pp. 67 to 77
13. Nasfi, Abu al-Mu'in Maymun bin Muhammad, Tabserat al-Adla fi Usul al-Din, Egypt, Maktaba al-Azhariyah Il-Turaht, 2011, p. 10
14. Nasfi, Abu Hafs Omar bin Muhammad, Al-Aqa'id Al-Nasfiyyah, Saharanpur, Adaratul-Siddiq, 2017, p. 3
15. Ferghani, Abu al-Hasan Ali bin Uthman, Bada' al-Amali, Al-Muktaba Anwariya, S.N., p. 2
16. Sabuni, Ahmad bin Mahmud bin Abi Bakr, Al-Bada'iya fi Usul al-Din, Egypt, Dar al-Nashir, 2010, p. 3
17. Nasfi, Abu al-Barakat Abdullah bin Ahmad bin Mahmud, Imadat al-Aqa'id, Egypt, Maktaba al-Azhariya for Heritage, 2015, p. 25
18. Ibn Hammam, Kamal al-Din, Al-Masayra ma' Al-Masayra, Egypt, Maktaba al-Azhariya for Heritage, 1930, p. 18
19. Bidayuni, Fadl Rasool, Al-Mu'taqud al-Muntakt, Karachi, Maktaba al-Madinah, 2020, p. 8
20. Azmi, Amjad Ali, Bahar Shariat Part One, Karachi, Maktaba-tul-Madinah, Vol. 1, p. 24
21. Mufti, Faizan-ul-Qadri, Imam Ahmad Raza and the Science of Theology, Vol. 1, p. 56

22. Badayouni, Fazal Rasool, Al-Mu'tamid Al-Mustanad, Karachi, Maktaba-tul-Madinah, Vol. 1, p. 24
23. Barelvi, Ahmed Raza Khan, Qawar-e-Qahar Ali Al-Mujsamat Al-Fajjar, Karachi, Maktaba-tul-Madinah, 2020, p. 8
24. Barelvi, Ahmed Raza Khan, Subhan-ul-Subuh An A'ib Kadzh Maqbooh, Karachi, Maktaba-tul-Madinah, 2018, p. 21
25. Barelvi, Ahmed Raza Khan, Al-Qamm Al-Mubin La'Amal Al-Mukaddhabeen, Karachi, Maktaba-tul-Madinah, 2020, p. 5
26. Barelvi, Ahmed Raza Khan, Bab Al-Aqeed Wal-Kalam, Karachi, Maktaba-tul-Madinah, 2016, p. 8
27.Barelvi, Ahmed Raza Khan, Anwar al-Mannan fi Tawhid al-Quran, Karachi, Maktaba-tul-Madinah, 2019, p. 11
28. Barelvi, Ahmed Raza Khan, Maqam al-Hadid ali Khud al-Mantiq al-Jadeed, Karachi, Maktaba-tul-Madinah, 2017, p. 20
29. Barelvi, Ahmed Raza Khan, Al-Kalimat al-Mulhamah fi Hikmat al-Muhkamat Lohaa Falsafat al-Mashaima, Karachi, Maktaba-tul-Madinah, 2021, p. 10
30. Barelvi, Ahmed Raza Khan, Thaalj al-Sadr la Iman al-Qadr, Karachi, Maktaba-tul-Madinah, 2019, p. 12
31. Barelvi, Ahmed Raza Khan, Iqtidat al-Ahbab fi Jameel wa Mustafa wa Al-Aal wa Al-Ashab, Karachi, Maktaba-tul-Madinah, 2016, p. 15
32. Barelvi, Ahmad Raza Khan, Al-Dawla-tul-Mukkiyyah Bil-Mad-tul-Ghaybah, Karachi, Maktaba-tul-Madinah, 2020, p. 10
33. Barelvi, Ahmad Raza Khan, Khalis-ul-I'tiqad, Karachi, Maktaba-tul-Madinah, 2018, p. 7
34. Barelvi, Ahmad Raza Khan, Amor Ashreen Dar Imtiaz Aqaidah Sunnayeen, Karachi, Maktaba-tul-Madinah, 2019, p. 6